إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ

الحمد للہ کہ اس زمان سعادت اقتران سنہ ۱۲۸۳ ہجری نبوی مین

خزینۃ الاسرار

ترجمہ

مجالس الابرار

حسب ارشاد ہدایت بنیاد مولنا مولوی محمد قطب الدین خانصاحب کی بکمال تصحیح

مصطفائی مین محمد حسین خان کی اہتمام سی چھپا

بسم الله الرحمن الرحيم

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے

الحمد لله الذي رفع اقدار العلماء بمقدار معرفة كتابه المحكم ثم هدى المحدثين بمصابيح

سب تعریف ہی اوس خدا کی لئے کہ بلند کئے قدریں علماء کی موافق معرفت کتاب اپنی کی جو مضبوط ہی پہر ہدایت کیا محدثوں کو ساتھ چراغوں

المصابيح من شبه الظلم وجعل علو الكتب كالعلم لمن تقدم من اصحاب الامم واسبغ

روشن کی ہوئی حدیثوں کی تاریک شبہات سی اور گردانا علم کتاب کو مانند نشان کی اونکی لئے کہ آگے گذری امتوں میں اور سبغ کی

عليهم سوابغ النعم بعرفانه بمصابيح السنة والعرفان المقدم واعزهم في الدارين

پوری نعمتیں اپنی معرفت کی سنت کی چراغوں اور عرفان پہلی گذری ہوئی سی اور اونکو دین اور دنیا میں عزت دی

واكرم واحترم على العلمين في سابق القدم بالقران الاحكم فقال الذين يجتنبون

اکرام کیا اور حرمت بخشی تمام عالم پر ازل میں قرآن استوار سی اور ارشاد کیا جو لوگ بچتے ہیں

كبائر الاثم والفواحش الا اللمم فسبحان من يعلم الحكم فيمن اخر وقدم احمده حمد عاجز

بڑے گناہوں اور بے حیائی کی کاموں سی مگر کچھ صغیرہ سو پاک ذات ہی جو سکھاتا ہی حکمتیں پچھلوں اور پہلوں کو میں اوسکی حمد کرتا ہوں عاجز کیسی

شكرها اولاه من عظيم النعم واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا

کہ شکر ادا نہیں اسکی کہ عنایت کیں اوسکو بڑی نعمتیں اور گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوای اللہ کی وہ اکیلا ہی اوسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد

عبده ورسوله الاكرم المبعوث الى جميع الامم نسئل الله ان يختم لى كتاب العمل بما اذ ختم صلى

اوسکا بندہ ہی اور اوسکا بزرگ رسول ہی بھیجا ہوا تمام امتوں کی طرف ہم اللہ سی مانگتی کہ پوری کری ہماری عمل کی کتاب ... ختم کرنا محمد

الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه وسلم الذين هم اولو الفضل والحكم ما عبد الله احمد احترم هذا

نازل کری اللہ تعالی اوسپر اور اوسکی آل پر اور اوسکی یاروں پر اور سلام کہ اہل فضل اور صاحب حکمت ہیں جب اللہ کی بندگی کری جو محمود ہی اور حرمت ...

المكتوب بالقلم شرح بعض احاديث الحديث المعظم وبعض الحسان المفخم من ...

کتاب لکہی ہوئی قلم کی شرح چند صحیح حدیثوں بزرگ کی اور چند حسن حدیثوں بزرگ کی ...

الظلم دافع الهم والالم جمعته لبعض اخوان الاخرة مع ضمه ...

ظلم میں سی دور کرنیوالی ہم اور الم کی جمع کی اسکو واسطی بعضی بھائیوں اخروی کی اور ... ملا کر جمع کیا

من التفسير والحديث والفقه والكلام وتصوف الخيرة وابين ما فيه من الاعتقادات

تفسیر اور حدیث اور فقہ اور عقائد اور نیک لوگوں کی تصوف کی اور بیان کروں کا اوسمیں صحیح اعتقادات

الصحيحة ... الاخرة واحترز ما فيه من استمداد القبور وغيره من فعل الكفرة واهل

... آخرت کی اور بچاؤ بیان کرونگا اسمیں قبروں سی مدد مانگنی کی اور سوا اوسکی افعال کفار اور اہل

الضلالة المضلة الفجرة لما رأيت كثيرا من الناس في هذا الزمان جعلوا بعض القبور
جو گمراہ کرنیوالی بدکاریں ہیں جب میں نے اس زمانہ کی اکثر لوگوں کو یہہ دیکھا کہ اونہوں نے بعضی قبروں کو

كالاوثان يصلون عندها ويذبحون القربان ويصدر منهم افعال واقوال لا تليق باهل
بت بنالیا ہے کہ وہاں نماز پڑھتے ہیں اور قربانیاں ذبح کرتے ہیں اور اونسے وہ افعال اور اقوال پیدا ہوتے ہیں جو ایمان والوں کو

الايمان فاردت ان ابين ما ورد به الشرع في هذا الشان حتى يتميز الحق من الباطل عند
سزاوار نہیں اسلیے میں نے یہہ ارادہ کیا کہ جو اس باب میں حکم شرع کا ہے وہ بیان کر دوں تاکہ حق باطل سے جدا ہو جاوے

من يريد تصحيح الايمان والخلاص من كيد الشيطان والنجاة من عذاب النيران والدخول
اوسکو کہ ارادہ درستی ایمان کا اور شیطان کی مکر سے رستگاری کا اور آگ کی عذاب سے بچنے کا اور جنت میں

في دار الجنان والله الهادي وعليه التكلان ولم ابال ما فيه من التكرار لما وقع في
جانے کا ہو اور اللہ رستہ دکھانیوالا ہے اور اوسی پر بھروسا اور تکرار جو اسمیں ہو گیا ہے اسکی کچھہ پرواہ نہیں کی کیونکہ ایسا

نصيحة الابرار وانبه ما فيه من الاحوال الذي يسميه الناس الخير والشر والطيرة والفال
بزرگوں کی نصیحت میں ہوتا ہے اور سب حالات بیان کرونگا جسکو لوگ خیر اور شر اور شگون اور فال کہا کرتے ہیں

وسميته مجالس الابرار ومسالك الاخيار ومحائق البدع ومقامع الاشرار ورتبته
اور اسکا نام میں نے مجالس الابرار ومسالک الاخیار ومحائق البدع ومقامع الاشرار رکھا اور میں نے اسکو

على مائة مجلس المجلس الاول في تمثيل من يذكر ربه ومن لم يذكره بالحي والميت وفي بيان
سو مجلسوں پر مرتب کیا پہلی مجلس مثال بیان کرنے میں اوس شخص کی کہ یاد کرتا ہے رب کو اور اوسکی کہ نہیں یاد کرتا ساتھہ زندہ اور مردے کی اور بیان

معرفة ذكر الله تعالى المجلس الثاني في بيان فضيلة الذكر من كل اعمال البر وبيان اقسامه
معرفت ذکر خدا تعالی کی دوسری مجلس بیان میں افضلیت ذکر کی جملہ اعمال حسنہ سے اور اوسکی اقسام کی بیان میں

المجلس الثالث في بيان فضيلة الايمان ومر امن المجلس الرابع في لزوم محبة النبي صلى
تیسری مجلس بیان میں فضیلت ایمان کی اور مؤمن کی چوتھی مجلس بیچ لازم کرنے محبت نبی صلی

الله عليه وسلم زيادة من والده وولده والناس اجمعين المجلس الخامس في لزوم الايمان
اللہ علیہ وسلم کی زیادہ اپنی ماں باپ اور فرزند اور سب لوگوں سے پانچویں مجلس بیچ لازم ہونے ایمان کی

[illegible] النبي صلى الله عليه وسلم ولا يجوز المخالفة فيه المجلس السادس في بيان من

رضي بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد صلى الله عليه وسلم نبيا ذاق طعم الايمان المجلس
کہ راضی ہوا اسکی رب ہونے پر اور اسلام کی دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی ہونے پر تو اوسنے چکھا مزہ ایمان کا ساتویں مجلس

السابع في بيان مؤمن به وبيان لزوم الايمان به اجمالا على الاصح وتفصيلا عند البعض
بیچ بیان اون چیزوں کی کہ ایمان لایا جاوے اونپر اور بیچ بیان لازم ہونے ایمان کی ساتھہ اونکی بطریق اجمال کی بحسب صحیح روایت کی اور بطریق تفصیل کی نزدیک بعض کے

المجلس الثامن في بيان من يدخل الجنة ومن لا يدخلها من المطيع للرسول عليه السلام والمخالف
مجلس آٹھویں بیچ بیان اوسکی کہ داخل ہوگا جنت میں اور اوسکی کہ نہیں داخل ہوگا وہیں یعنی فرمانبردار رسول علیہ السلام کا اور اونکا مخالف بھی

المجلس التاسع في لزوم الاتباع للنبي صلى الله عليه وسلم فيما جاء به وفيه تحقيق المجلس العاشر
نویں مجلس بیچ لازم ہونے اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ اون چیزوں کی کہ لائے حضرت اور اسمیں کچھہ تحقیق لکھی ہے مجلس دسویں

فی بیان الفرق بین المؤمن والمسلم وبین المجاھد والمہاجر المجلس الحادی عشر

بیچ بیان فرق کی درمیان مؤمن اور مسلم کی اور درمیان مجاہد اور مہاجر کی مجلس گیارہویں

فی بیان افضل الذکر وافضل الدعاء المجلس الثانی عشر فی بیان اسعد الناس بشفاعة

بیچ بیان افضل ذکر اور افضل دعا کی مجلس بارہویں بیچ بیان بڑے سعادتمند لوگوں کی قیامت کے دن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم القیمة المجلس الثالث عشر فی بیان اخلاص التوحید

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے بچا مجلس تیرہویں بیان میں اسکی کہ خالص توحید

سبب لحرمة النار المجلس الرابع عشر فی بیان ایمان المنجی لصاحبہ یوم القیمة المجلس

سبب ہوتی ہے حرام ہونے آگ جہنم کی مجلس چودہویں بیچ بیان ایمان نجات دینے والے کی روز قیامت کی مجلس

الخامس عشر فی بیان ان کل مولود یولد علی فطرة الاسلام وفیہ تفصیل المجلس السادس عشر

پندرہویں بیان میں اسکی کہ ہر بچہ پیدا کیا جاتا ہے لیاقت واستعداد ایمان پر اور اسمیں تفصیل ہے مجلس سولہویں

فی تحقیق السعید والشقی وبیان اقسام الکفر وغیرہ المجلس السابع عشر فی بیان عدم جواز

بیچ تحقیق نیکبخت اور بدبخت کی اور بیان اقسام کفر وغیرہ کی مجلس سترہویں بیچ بیان نہ جائز ہونے

الصلوة عند القبور والاستمداد من اھلھا واتخاذ السرج والشموع علیھا المجلس الثامن عشر

نماز کی پاس قبروں کی اور نہ جائز ہونے مدد مانگنی کی مردوں سے اور نہ جائز ہونے چراغ اور شمع روشن کرنی قبروں پر مجلس اٹھارہویں

فی اقسام البدع واحکامھا وغیرھا من الامور المھمة المجلس التاسع عشر فی بیان بدعیة

بیچ قسموں بدعتوں کی اور احکام اونکے اور سوا اونکے امور ضروریہ سے مجلس انیسویں بیچ بیان بدعت ہونے

صلوة النوافل بالجماعة کالرغائب وغیرھا المجلس العشرون فی بیان فضائل الحج المبرور وبیان

نماز نفل کی جماعت سے مانند صلوة رغائب وغیرہ کی مجلس بیسویں بیچ بیان فضیلتوں حج مقبول کی اور بیچ بیان

البدعة فیہ المجلس الحادی والعشرون فی بیان فضائل الزکوة وغوائل ترکھا المجلس الثانی والعشرون

بدعت کی بیچ میں مجلس اکیسویں بیچ بیان فضائل زکوة کی اور خرابیوں ترک اوسکی کی مجلس بائیسویں

فی بیان فضائل الصوم مطلقا المجلس الثالث والعشرون فی بیان فضیلة صوم شعبان المجلس

بیچ بیان فضائل مطلق روزے کی مجلس تیئسویں بیچ بیان فضیلت روزے شعبان کی مجلس

الرابع والعشرون فی بیان فضیلة احیاء لیلة البراة علی وجہ السنة والاحتراز عن البدعة المکروھة

چوبیسویں بیچ بیان فضیلت جاگنے کی شب برات میں بطور سنت کی اور پرہیز کرنی کی بدعت مکروہہ کی

المجلس الخامس والعشرون فی لزوم طلب رویة ھلال رمضان وکراھة صوم یوم الشک

مجلس پچیسویں بیچ لازم ہونے تلاش رویت چاند رمضان کی اور کراہت روزے یوم شک کی

المجلس السادس والعشرون فی بیان فضیلة رمضان ورعایة حقہ وتعظیم شانہ المجلس

مجلس چھبیسویں بیچ بیان فضیلت رمضان کی اور اوسکی حق کی رعایت میں اور تعظیم شان میں مجلس

السابع والعشرون فی بیان کیفیة النیة وما یفسد الصوم وما لا یفسد وما یلزم بہ الکفارة

ستائیسویں بیچ بیان کیفیت نیت روزے کی اور اوس چیز کی کہ توڑتی ہے روزے کو اور جو نہیں توڑتی اوسکو اور جو مستلزم ہے کفارہ کو

وما لا یلزم المجلس الثامن والعشرون فی بیان کیفیة التراویح وفضیلتھا المجلس التاسع والعشرون

اور جو نہیں مستلزم مجلس اٹھائیسویں بیچ بیان کیفیت تراویح کی اور فضیلت تراویح کی مجلس انتیسویں

صلوة رغائب رجب کی پہلی تاریخ کی شب میں بعضوں نے پڑھتی ہیں جماعت کی وہ بدعت ہے

عشرہ خواہ نفل ہو خواہ فرض ہو

في بيان فضيلة تاخير السحور وتعجيل الافطار وعقوبة المجلس الثلثون في بيان غائلة من
بیچ بیان فضیلت تاخیر سحری کی اور جلدی کرنی افطار کی اور عذاب اوسکی مجلس تیسویں بیچ بیان گناہ اوسکی

فطر يوما من رمضان فيما يجب فيه الكفارة المجلس الحادي والثلثون في بيان سنية
کہ افطار کرے ایکدن رمضان میں اوس حال میں کہ واجب ہوتا ہی کفارہ سلہ مجلس اکتیسویں بیچ بیان سنت ہونی

الاعتكاف وطلب ليلة القدر فيه وفضيلتها المجلس الثاني والثلثون في بيان صدقة
اعتکاف کی اور طلب کرنی شب قدر کی اوسمین اور فضیلت اوسکی مجلس بتیسویں بیچ بیان صدقہ

الفطر واحكام العيدين وبيان البدع فيه المجلس الثالث والثلثون في بيان فضيلة
فطر کی اور احکام عیدین کی اور بیان بدعتوں کی عیدمین مجلس تینتیسویں بیچ بیان فضیلت

صوم شوال وعدم جواز التشاؤم به المجلس الرابع والثلثون في بيان فضيلة
روزون شوال کی کے اور یہہ کہ شوال کو منحوس سمجھنا جایز نہیں ہی مجلس چونتیسویں بیچ بیان فضیلت

ايام العشر الاول من ذي الحجة المجلس الخامس والثلثون في بيان فضيلة هراقة
اول دہہ بقرہ عید کی مجلس پینتیسویں بیچ بیان فضیلت بہانی

دم القربان في ايام النحر ونوعه وكيفية ذبحه المجلس السادس والثلثون في بيان
خون قربانی کی ایام قربانی مین اور بیان اقسام قربانی کی اور کیفیت ذبح کی مجلس چھتیسویں بیچ بیان

فضيلة شهر الله المحرم وصوم يوم عاشوراء المجلس السابع والثلثون في بيان فضيلة
فضیلت مہینی خدائی کہ محرم ہی اور بیان روزی کی روز عاشوراء کی مجلس سینتیسویں بیچ بیان فضیلت

يوم عاشوراء وبيان ما يفعل فيه من البدع المكروهة المجلس الثامن والثلثون
روز عاشوراء کی اور بیان ان بدعات مکروہات کا جو اوسمین کیجاتی ہین مجلس اڑتیسویں

في بيان عدم سراية المرض وعدم جواز الطيرة وعدم وجود الغول المجلس التاسع والثلثون
بیچ بیان نہ لگ جانی بیماری کسیکی کسیکو اور نہ جایز ہونی شگون بدکی اور نہ ہونی جنون کی مجلس انتالیسویں

في ذم الطيرة والفال المذموم واقسامهما ومدح فال المسنون واقسامه المجلس الاربعون
شگون اور فال بدکی بیان مین اور اوسکی اقسام مین اور فال مسنون کی مدح اور اوسکی اقسام مین چالیسویں مجلس

في بيان استحسان التأني في عمل الدنيا دون عمل الآخرة المجلس الحادي والاربعون في
بیان مین خوبی درنگ کرنی کی دنیا کی کاروبار مین سواء عمل آخرت کی اکتالیسویں مجلس

بيان سبب نزول البليات وسبب دفعها من التوبة والدعوات المجلس الثاني والاربعون
بیان مین سبب بلاؤں کی اوترنی کا اور بیان مین سبب اسکی دفع کی جو توبہ اور دعا ہی بیالیسویں مجلس

في بيان دفع الدعاء البلاء حين نزول البلاء وبعد النزول المجلس الثالث والاربعون
اس بیان مین کہ دعا روک دیتی ہی بلا کو اوترتی وقت اور بعد اوترنی کی تیتالیسویں مجلس

في بيان مسنونية الصلوة عند ظهور الآية المخوفة والاشتغال بالامور النافعة المجلس
اس بیان مین کہ مسنون ہی نماز جب کوئی امر خوفناک ظاہر ہو اور مشغول ہونا ایسی باتون میں جو کام کی

الرابع والاربعون في بيان صلوة الكسوف والخسوف وظهور الآيات المخوفة المجلس الخامس
چوالیسویں مجلس بیان مین نماز سورج گہن چاند گہن کی اور ظہور امور خوف کی پینتالیسویں

والاربعون فی بیان مسنونیة صلوة الاستسقاء عند امساك المطر المجلس السادس
مجلس بیان مین مسنون ہونی نماز استسقاء کی جب مینہ نہ برسی چہیالیسوین مجلس

والاربعون فی بیان وجوب تعلیم الفرائض والقران وتجویده ولحن الجلی والخفی المجلس
اس بیان مین کہ واجب ہی سکہانا فرائض اور قرآن کا اور اوسکی تجوید یعنی اداء حروف مین صحیح اور بیان مین خطاء پوشیدہ اور ظاہر کی

السابع والاربعون فی بیان جواز التغنی فی القران وما لا یجوز فیه وغیره المجلس الثامن
سینتالیسوین مجلس اس بیان مین کہ جائز ہی خوش آوازی قرآن مین اور جو کہ جائز نہین اور سواء اسکی اڑتالیسوین مجلس

والاربعون فی بیان فضیلة المؤذن وبیان سبب صحة الاذان المجلس التاسع والاربعون
بیان مین فضیلت مؤذن کی اور بیان مین سبب تقرر اذان کی انچاسوین مجلس

فی بیان فضیلة الجمعة وفی تفضیل یومها علی سائر الایام المجلس الخمسون فی بیان المصافحة
بیان مین فضیلت جمعہ کی اور فضیلت اوس دن کی تمام دنون پر پچاسوین مجلس مصافحہ کی بیان مین

وبیان کیفیتها وفوائدها وبدعیتها فی غیر محلها المجلس الحادی والخمسون فی بیان
اور بیان اوسکی کیفیت کا اور فوائد کا اور اوسکی بدعت ہونیکا بی محل اکیاون مجلس بیان مین

فرضیة الصلوة بالکتاب والسنة واجماع الامة وفی الوعید فی حق تارکها المجلس الثانی والخمسون
فرضیت نماز کی قرآن اور حدیث اور اجماع امت سی اور سزا مین اوسکی چھوڑنیوالی کی حق مین باون مجلس

فی بیان فرضیة الصلوة المفروضة وارکانها تفصیلا المجلس الثالث والخمسون
بیان مین فرضیت نماز فرض کی اور اوسکی ارکان کی تفصیل وار ترپن مجلس

فی بیان فضیلة الصلوات الخمس وکونها کفارة للذنوب المجلس الرابع والخمسون
بیان مین فضیلت پانچون نماز کی اور اوسکی کفارہ ہونی مین گناہون سی چوون مجلس

فی بیان فضیلة الجماعة وذکر الوعید فی ترکها المجلس الخامس والخمسون فی بیان صلوة
جماعت کی فضیلت کی بیان مین اور اوسکی تارک کی باب مین جو وعید صادر ہوا پچپن مجلس نماز

الجنازة وکیفیتها المجلس السادس والخمسون فی بیان قوله علیه السلام من کان آخر کلام
جنازہ اور اوسکی کیفیت کی بیان مین چھپن مجلس بیان مین آنحضرت علیہ السلام کی قول کی کہ جسکی آخر کلام

لا اله الا الله دخل الجنة المجلس السابع والخمسون فی بیان جواز زیارة القبور وعدم
لا اله الا الله ہو وہ جنت مین داخل ہوگا ستاون مجلس زیارت قبور کی جواز اور عدم

جوازها المجلس الثامن والخمسون فی بیان فوائد ذکر الموت ولزوم الاستعداد له
جواز مین اٹھاون مجلس موت یاد کرنی کی فائدون مین اور مستعد رہنا اوسکی لی

المجلس التاسع والخمسون فی بیان ماهیة الطاعون وعدم التقدم علیه وعدم
اونسٹھ مجلس طاعون کی حقیقت کی بیان مین اور پیش قدمی نہ کرنی اوسکی جانب اور نہ

الفرار منه المجلس الستون فی بیان فضیلة الصبر فی موضع الطاعون وعدم جواز
بہاگنی وہانسی ساٹھوین مجلس صبر کی فضیلت کی بیان مین جہان طاعون نازل ہوا ہو اور اوسکی

الدعاء لرفعه المجلس الحادی والستون فی بیان فضیلة الصبر عند البلایا والمصائب
رفع کی واسطی دعا کرنی مین اکسٹھوین مجلس فضیلت صبر کی بیان مین بر وقت بلا اور مصیبتون کی

وفضیلۃ

یعنی جن میں بعض ... خطا واقع ہوئی ہی اوسکی اقسام بیان کی ہیں

وفضیلة الاسترجاع عندها المجلس الثانی والستون فی بیان تحقیق قوله علیه السلام
اور فضیلت انا لله وانا الیه راجعون پڑھنی کی اوسوقت باسٹھویں مجلس بیان مین تحقیق اس حدیث کی

اغتنم خمسا قبل خمس الحدیث وما یتفرع علیه المجلس الثالث والستون فی بیان محاسبة
غنیمت جانو پانچ کو پہلی پانچ سی آخر تک اور اسکی تفریعات ترسیٹھویں مجلس بیان مین حساب

العبد یوم القیمة والمناقشة فی الحساب المجلس الرابع والستون فی بیان محاسبة العبد
بندہ کی قیامت کی دن اور جو مناقشہ ہوگا حساب مین چوسٹھویں مجلس بیان مین حساب بندہ کی

نفسه قبل ان یحاسب ویناقش فیهلك المجلس الخامس والستون فی بیان حث الامة
اپنی ذات سی پہلی اس سی کہ اوسکی حساب لیا جاوی اور مناقشہ ہوکر ہلاک ہوجاوی پینسٹھویں مجلس مین بیان رغبت دلانی امت کا

علی التوبة ووجوبها علی الفور وتحقیقها بالمعانی الثلثة المجلس السادس والستون
توبہ پر اور فوریت واجب ہونا توبہ کا اور تحقیق توبہ کی تینون معانی کا چھیاسٹھویں مجلس مین

فی بیان قوله علیه الصلوة والسلام ان الله یقبل توبة العبد ما لم یغرغر المجلس السابع و
بیان قول علیه السلام کا کہ الله توبہ بندہ کی قبول کرتا ہی جبتک نزع کو نہ پہنچی سڑسٹھویں مجلس مین

الستون فی بیان حال الکیس وحال الاحمق المجلس الثامن والستون فی بیان فضیلة
بیان حال دانا اور احمق اڑسٹھویں مجلس مین بیان

التقوی وحسن الخلق وحقیقتهما المجلس التاسع والستون فی بیان لزوم طلب
تقوی اور حسن خلق کی فضیلت کا اور ان دونوں کی حقیقت اونہترویں مجلس مین بیان اسکا کہ تلاش

کسب الحلال وای اطیب من المکاسب واقبح منها المجلس السبعون
حلال پیشہ کی لازم ہی اور کونسا پیشہ اچھا ہی اور کونسا برا ہی سترویں مجلس

فی بیان حرمة الاحتکار وسائر ما یتعلق به من الاحکام الشرعیة
بیچ بیان احتکار کی حرمت کا اسکی اور جو جو احکام شرعی اس سی متعلق ہین

المجلس الحادی والسبعون فی بیان ای تاجر یحشر یوم
اکہترویں مجلس اس بیان مین کہ کونسا تاجر

القیمة فاجرا وای صادقا المجلس الثانی والسبعون
قیامت کو جر محشور ہوگا اور کونسا صادق بہترویں مجلس

فی تحریض التاجر علی ملازمة الصدق والامانة فی جمیع اقواله
آمادہ کرتی ہین تاجر کی ملازمت صدق و امانت پہ اپنی جملہ اقوال

وافعاله المجلس الثالث والسبعون فی بیان حقیقة الربوا
و افعال مین مجلس تہترویں بیان مین سود کی حقیقت

واحکامه ان شاء الله المجلس الرابع والسبعون فی بیان حقیقة السلم واحکامه
اور اوسکی نقصان کی مجلس چوہترویں بیان مین حقیقت بیع سلم اور اوسکی احکام کی

وغیره من انواع العقود المجلس الخامس والسبعون فی بیان سوال الحرام والوعید
اور سوا اسکی انواع عقود مجلس پچہترویں اس بیان مین کہ سوال حرام ہی اور اوسمین سزا موعود ہی

فيه وفي اي موضع يجوز المجلس السادس والسبعون في بيان حقوق المماليك
اور کس مقام پر جایز ہی مجلس چہتردین بیان مین حقوق غلامون کی

على المولى وغيره من الاحكام المجلس السابع والسبعون في بيان حرمة اللواطة
مالک پر اور سواء اسکی جو احکام ہین مجلس ستتروین بیان مین حرام ہونی لواطت کی

وعقوبتها وغيرها المجلس الثامن والسبعون في بيان حرمة الخمر وبيان عقوبتها
اور اوسکی عذاب کی اور سواء اسکی مجلس اٹہتروین شراب کی حرمت اور اوسکی عذاب

وسائر المنكرات المجلس التاسع والسبعون في بيان حرمة الغلول ووجوب القسمة
اور جملہ ممنوعات کی بیان مین مجلس اناسی غلول کی حرام ہونی کی بیان مین اور بیہ کہ تقسیم کرنا

بين الغانمين المجلس الثمانون في بيان ظهور الفتن وما يخالف الشرع وكيف يعمل حينئذ
غنیمت کرنیوالون بین ضرور ہی مجلس اسی فتنون کی ظہور کی بیان مین اور جو مخالف شرع ہی اور کسطرح کیا جاوی اوسوقت

المجلس الحادي والثمانون في بيان احكام القضاء واخذه الرشوة وحكومته
مجلس اکاسی بیان مین احکام قضا یعنی قاضی ہونی کی اور اوسکی لینا رشوت ... اور حکم کرنا

بشهادة الزور المجلس الثاني والثمانون في بيان من يجوز له الوعظ للناس ومن لا يجوز
جہوٹی گواہون سی مجلس بیاسی بیان مین اوس شخص کی جسکو وعظ کرنا جایز ہی اور جسکو نہین جایز

وما يتفرع عليه المجلس الثالث والثمانون في بيان ان الله تعالى يبعث لهذه الامة
اور اوسکی تفریعات مجلس تراسی بیان مین ... کہ اللہ تعالی اوٹہاتا ہی اس امت کی لیی

على راس كل سنة من يجدد الدين المجلس الرابع والثمانون
ہر سو برس کی شروع پر اوس شخص کو کہ تازہ کری دین کو مجلس چوراسی

في بيان كيفية السلام وافضلية من بدا به المجلس الخامس والثمانون
بیان مین کیفیت سلام کی اور بڑائی پہلی سلام کرنیوالی کی مجلس پچاسی

في بيان هجران اخيه المسلم فوق ثلثة ايام المجلس السادس والثمانون
بیان مین ترک کرنی کسی مسلمان بہائی کی تین روز سی زیادہ مجلس چہیاسی

في بيان التحذير من سوء الظن وهي التجسس المجلس السابع والثمانون
ڈرانی کی بیان مین بدگمانی سی اور وہ غیر کی حال کی تلاش مجلس ستاسی

في بيان النهي عن المصاحبة والمواكلة مع الفاسق المجلس الثامن والثمانون
اس بیان مین کہ ممنوع ہی مصاحبت اور کہانا فاسق کی ساتہ مجلس اٹہاسی

في بيان افضل الاعمال الحب في الله والبغض لله
اس بیان مین کہ افضل اعمال ہی محبت خدا کی راہ مین اور بغض خدا کی راہ مین

المجلس التاسع والثمانون في بيان لزوم متابعة
مجلس نواسی اس بیان مین کہ لازم ہی متابعت

الرسول عليه السلام في الامر والنهي ولا يجوز المخالفة المجلس التسعون
رسول علیہ السلام کی امر و نہی مین اور نہین جایز ہی مخالفت مجلس نوی

في بيان سبق رحمة الله وغلبتها على غضبه وماهيتهما المجلس الحادي والتسعون في بيان
رحمت الٰہی کی سبقت اور غلبہ کی بیان میں غضب پر اور دونوں کی حقیقت ۔ مجلس اکانوین اس بیان میں

ان الشيطان يجري من الانسان مجرى الدم المجلس الثاني والتسعون في بيان عدم المؤاخذة
کہ شیطان پھرتا ہی انسان میں مجاری خون کی مجلس بانوین اس بیان میں کہ وسوسے کا مواخذہ

بالوسوسة ما لم تعمل بها او تتكلم المجلس الثالث والتسعون في بيان ان للشيطان لمة
نہیں جبتک اوسپر عمل نکری یا موسی نکہی مجلس ترانوین اس بیان میں کہ شیطان کو قرب ہوتا ہی

بابن آدم وللملك لمة له المجلس الرابع والتسعون في بيان ظهور الاسلام غريبا وسيعود
بنی آدم کی ساتھ اور فرشتہ کو قرب ہوتا ہی مجلس چورانوین اس بیان میں کہ اسلام پیدا ہوا تہا غریب اور پھر ہوجاویگا

غريبا كما ظهر المجلس الخامس والتسعون في بيان نعمة الصحة والفراغ وبيان مغبونية
غریب جیسا ظاہر ہوا تہا مجلس پچانوین بیان میں نعمت تندرستی اور فراغت کی اور غبن میں ہونی

صاحبهما المجلس السادس والتسعون في بيان نهي من اكل ما فيه رائحة كريهة من دخول المسجد
صحیح وفارغ کی مجلس چہیانوین اس بیان میں کہ جو شخص کہاوی ایسی چیز جس میں بدبو ہووی تو مسجد میں نجاوی

المجلس السابع والتسعون في بيان لزوم ترك ما لا يعنيه من القول والفعل المجلس الثامن
مجلس ستانوین اس بیان میں کہ لازم ہی ترک بیفائدہ قول اور فعل کا مجلس اٹھانوین

والتسعون في بيان الوصية في حق النساء حال المعاشرة بهن المجلس التاسع والتسعون
بیچ بیان وصیت کی عورتوں کی حق میں اور انکی ساتھ گذران کی حالت مجلس ننانوین

في بيان تحقيق قوله عليه السلام استوصوا بالنساء خيرا الى آخره المجلس المائة في بيان لزوم
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قول کی تحقیق میں کہ استوصوا الخ مجلس سووین اس بیان میں کہ لازم ہی

رعاية حق الزوج على زوجته وبيان الوعيد عند عدمها المجلس الاول في بيان تمثيل من
حق شناسی اپنی خاوند کی بی بی کو اور بیان سزا کا جب کہ یہ نہووی پہلی مجلس بیچ مثال بیان کرنی اوس شخص کی

يذكر ربه ومن لم يذكره بالحي والميت وفي بيان معرفة ذكر الله تعالى قال رسول
کہ اپنی رب کی یاد کرتا ہی اور جو اوسکی یاد نہیں کرتا ساتھ زندہ اور مردہ کی اور بیان میں ذکر اللہ کی فرمایا رسول

الله صلى الله عليه وسلم مثل الذي يذكر ربه والذي لا يذكر ربه كمثل الحي والميت هذا الحديث
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حال اوس شخصکا کہ رب کی یاد کرتا ہی اور اوس شخصکا جو اپنی رب کی یاد نہیں کرتا جیسی زندہ اور مردہ یہ حدیث

من صحاح المصابيح رواه ابو موسى الاشعري فانه عليه السلام جعل فيه الذاكر مثل الحي مع
مصابیح کی صحاح میں ہی ابو موسی اشعری کی روایت سی سو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی اسمین یاد کرنیوالی کو مانند زندہ کی ٹھہرایا باوجودیکہ

كونه حيا لان المراد بالحي من له حيوة حقيقية ابدية وهي انما تحصل بذكر الله تعالى لان
وہ زندہ ہی ہوتا ہی اسلئی کہ زندہ سی وہ مراد ہی جسکو حقیقی اور دائمی زندگی حاصل ہی اور ایسی زندگی بجز یاد الٰہی کی حاصل نہیں ہوتی کیونکہ

الذكر يحيي قلوب الذاكرين ويوجب لهم الاستعداد لمعرفة رب العالمين والوصول الى الحيوة الابدية
ذکر ذاکرین کا دلوں کو زندہ کردیتا ہی اور بالضرور انکی لئی سامان رب العالمین کی معرفت کا تیار کردیتا ہی اور بہشت کی حیات ابدی کی لائق بنا دیتا ہی

في دار النعيم ومن كان خاليا عن الذكر فهو بمنزلة الميت لكونه خاليا عما يحيي قلبه وعما يوجب
اور جو شخص یاد الٰہی نہیں کرتا وہ مردہ کی مانند ہی کیونکہ وہ اوس بات سی خالی ہی جس سی دل زندہ ہوتی اور خدا کی

له المعرفة والحيوة الابدية لان شرف الانسان وفضيلته التي بها فاق جميع اصناف الخلق
معرفت اور دائمی زندگی پیدا ہو کیونکہ انسان کی شرافت اور فضیلت جس سے تمام اقسام مخلوقات پر فائق ہو رہا ہے

ليس الا باستعداده لمعرفة الله تعالى وانما يستعد لمعرفة الله تعالى بقلبه لا بجارحة من
بجز استعداد معرفت الٰہی کی نہیں ہے اور استعداد معرفت الٰہی کی دل ہی سے علاقہ رکھتی ہے نہ ہاتھ پاؤں وغیرہ

جوارحه بل الجوارح له اتباع وخدم يستخدمها استخدام الملك للرعايا ويستعملها استعمال
اعضاء سے کچھ علاقہ نہیں بلکہ تمام اعضاء دل کے تابع اور خدمت گذار ہیں جس طرح اعضاء سے ایسے طور کام لیتا ہے جیسے بادشاہ رعیت سے اور ایسے برتتا ہے

السيد للعبيد وهو انما يطمئن بذكر الله تعالى كما قال الله تعالى الا بذكر الله تطمئن
جیسے مولی غلاموں کو اور دل کو طمانیت صرف یاد الٰہی سے ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاد رہے اللہ ہی کی یاد سے دل چین پاتے ہیں

القلوب وافضل الذكر على ما ورد في الحديث لا اله الا الله فلا بد للعبد المكلف ان يشتغل
اور سب سے بہتر ذکر موافق مضمون حدیث کی لا الٰہ الا اللہ ہے اب بندہ عاقل بالغ کو ضروری ہے کہ اس ذکر میں

بهذا الذكر حتى يطمئن قلبه ويستعد لمعرفة الله تعالى لكن قبل اشتغاله به يجب عليه
مشغول رہے تاکہ اوسکا دل اطمینان پکڑے اور معرفت الٰہی کی استعداد حاصل کرے لیکن اس شغل سے پہلے اوسپر واجب ہے

ان يحصل من علم الكلام ما يصح به اعتقاده على مذهب اهل السنة والجماعة وما يحترز
کہ اتنا علم عقاید سیکھے جس سے اسکا اعتقاد موافق اہل سنت وجماعت کی ٹھیک ہوجاوے اور

به عن شبه المبتدعة لان القلب ما دام مكدرا بظلمة البدعة الاعتقادية لا يبدو انوار
اہل بدعات کی شبہات سے بچ جاوے کیونکہ جبتک دل اعتقادی بدعت کی تاریکی میں مکدر رہتا ہے تو اوسمیں طاعت کی روشنی نہیں چمکتی

الطاعات ويجب عليه ايضا ان يحصل من علم الفقه ما يصح به اعماله على وفق الشريعة المطهرة
اور اوسپر یہ بھی واجب ہے کہ اتنا علم فقہ بھی سیکھ لے جس سے اوسکے اعمال موافق شریعت پاک کی صحیح ہوں

والا فالتقدم لمعالي الامور قبل اتقان وصولها وضبط طرقها عجلة شيطانية وشهوة نفسانية
اور نہیں تو بڑے کام کر بیٹھنا بغیر محکم کرنے اصول کی اور ٹھیک دریافت کرنے طریقوں کی شیطانی جھپٹ اور نفسانی شہوت میں

توجب لصاحبها الفضيحة في الدنيا والاخرة اذ قد يغتر صاحبها بالتخيلات النفسانية
داخل ہے جو ایسے شخص کو دنیا اور آخرت دونوں میں ذلیل کر چھوڑتی ہے اس لیے کہ ایسا جاہل کبھی فریب میں آکر نادانی سے خیالات نفسانی

والتلبيسات الشيطانية ويظنها كرامات وهي في الحقيقة استدراج وزيادة له في انواع
اور شبہات شیطانی کو کرامت تصور کر لیتا ہے اور اصل میں وہ استدراج ہوتا ہے اور اوسکی حق میں طرح طرح کی

الضلالات لان من اشتغل بالذكر والرياضة قبل ان يحصل من علم الكلام ما يصح به الاعتقاد
گمراہی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ جو شخص مشغول ذکر اور ریاضت کا اختیار کرتا ہے بدون سیکھے علم عقاید کی کہ جس میں اوسکا اعتقاد

على مذهب اهل السنة والجماعة وما يحترز به عن شبه المبتدعة ومن علم الفقه ما يصح
اہل سنت وجماعت کی مذہب پر صحیح ہوجاوے اور بدعتیوں کی شبہات سے بچ جاوے اور بدون سیکھے علم فقہ کی جس میں

به اعماله على وفق الشريعة المطهرة لا يبعد ان يقع له كشف حتى لبعض الاشياء او امر خارق
اوسکے اعمال مطابق شریعت پاک کے صحیح اور درست ہوجاویں تو کیا بعید ہے کہ اوسکو بعضی محسوسات کا کشف ہونے لگے یا کوئی بات کرامت کی سی

من خوارق العادات بمقتضى الرياضة او اراءة الشيطان كما حكي كثير من ذلك عن بعض الكفرة
خلاف عادت میں سے ریاضت کی موافق یا شیطانی دھوکے سے ہوجاوے چنانچہ ایسی بہت کہانیاں بعضی کفار

المرتاضين فيظن انه ولاية وكرامة وهو في الحقيقة مكر واستدراج لا كرامة ولا ولاية

ریاضت منش کی مشہور ہیں پھر یہہ نادان خیال کرتا ہی کہ یہہ ولایت اور کرامت ہی اور اصل میں وہ مکر اور استدراج ہوتا ہی نہ کرامت ہی اور نہ ولایت

اذقد يحصل الكشف والامر الخارق لبعض الرهبان وغيرهم ممن يعتنون بزيادة الرياضات

اسلئے کہ کشف اور امر خارق کبھی کبھی بعضے ایسی راہب وغیرہ کی بھی ہوجاتا ہی جو بڑی ریاضت اختیار کرتی ہیں

مع فساد العمل والاعتقاد ولا اعتداد به لانه تعالى قد جعل الرياضة سببا لتصفية

باوجودیکہ اونکی عمل اور اعتقاد فاسد ہوتی ہیں پھر اسکا کیا اعتبار ہی اسلئے کہ اللہ تعالی بیشک ریاضت سی دلوں کو ایسا صاف کردیتا ہی

القلوب بحيث يوصل بها الى الكشف ونحوه من الخوارق ولا يدل ذلك على رضائه تعالى

کہ جس سی کشف اور کشف کی مانند اور خوارق ہونی لگتی ہیں اور اس سی اللہ تعالی کی یقینی رضامندی

بذلك السبب البتة ومن المعلوم قطعا ان الخوارق ليست مختصة بالمعجزة والكرامة

اوس سبب پر معلوم نہیں ہوتی اور یہہ بات یقینی معلوم ہی کہ خوارق کو کچھ معجزہ اور کرامت ہی کی خصوصیت نہیں

بل قد تكون استدراجا ايضا فمتى صدرت ممن فيه خلل عملي او اعتقادي يحكم بكونها

بلکہ بعضی وقت استدراج بھی ہوتا ہی پھر اگر یہہ امر خارق ایسی شخص سی پیدا ہووی جسکا عمل یا اعتقاد باطل ہی تو وہ

استدراجا لا كرامة لان الكرامة ظهور امر خارق للعادة على يد عبد صالح ظاهر صلاحه

استدراج ہی سمجھا جاویگا کرامت نہیں ہوگی کیونکہ کرامت تو وہ ہی کہ امر عادت کی خلاف ایسی صالح آدمی کی ہاتھ سی ہو جسکی نیک کرداری ظاہر ہو رہی ہو

وهذا القيد الاخير للاحتراز عن الاستدراج وهو ظهور امر خارق للعادة على يد الاشقياء

اور یہہ پچھلی قید استدراج سی احتراز کی لئی ہی کیونکہ استدراج وہ ہوتا ہی کہ امر خارق عادت اشقیا کی ہاتھ پہ پیدا ہو

كالدجال وفرعون والجهلة الضالين المضلين فان الخوارق كما تظهر على يد الاتقياء تظهر

جیسی دجال اور فرعون اور گمراہ جہال اور گمراہ کرنیوالی کیونکہ خوارق جیسی پرہیزگاروں کی ہاتھ پر ہوتی ہیں

على يد الاشقياء ايضا فما يظهر من ذلك على يد من كان تحت سياسة الشرع يصير

اشقیا کی بھی ہاتھ پر ہوجاتی ہیں سو جو امر خارق ایسی شخص کی ہاتھ پر ظاہر ہو جو شرعی حکومت کا مطیع ہی تو

سببا لمزيد مجاهدته في عبادته وما يظهر من ذلك على يد من لم يكن تحت سياسة الشرع

اوسکی مجاہدہ عبادت کو زیادہ بڑھادیگا اور جو امر خارق ایسی شخص کی ہاتھ پر پیدا ہو جو شرعی حکومت کا مطیع نہیں

يصير سببا لمزيد بعده وغروره ولا يزال الشيطان يغويه حتى يخلع ربقة الاسلام

تو اوسکو اور بھی دوری اور غرور بڑھیگا اور شیطان ہمیشہ اوسکو بہکاتا رہیگا آخرکو اسلام کی رسّی اوسکی گردن میں سی نکال کر

من عنقه بانكار الحدود والاحكام والحلال والحرام فعلى هذا يجب على العبد الذاكر

حدود اور احکام اور حلال اور حرام کا منکر بنادیگا اسلئی بندہ ذاکر کو یہہ واجب ہی

ان يجعل جميع اعماله موافقا لاحكام الشرع مادام حيا عاقلا ولا يجوز له ان يعمل عملا مخالفا

کہ اپنی تمام اعمال جبتک ہوش حواس میں ہی احکام شرعی کی موافق رکھی اور اوسکو یہہ جایز نہیں ہی کہ کبھی بھی کسی وقت کوئی عمل

للاحكام الشرع في وقت من الاوقات واحكام الشرع على قسمين قسم يتعلق بالظاهر وهو البدن

احکام شرعی کی مخالف عمل میں لاوی اور شرع کی احکام دو قسم پر ہیں ایکہ وہ قسم جو ظاہر یعنی بدن سی علاقہ رکھتی ہیں

وقسم يتعلق بالباطن وهو القلب وكل واحد من القسمين على نوعين احدهما يجب فيه الفعل

اور ایک قسم وہ جو باطن یعنی دل سی علاقہ رکھتی ہیں اور یہہ دونو قسمیں دو طرح کی ہیں ایک وہ جسکا کرنا واجب ہی

والآخر يجب فيه الترك فجملة احكام الشرع اربعة فمن النوع الذي يتعلق بالظاهر ويجب

دوسری وہ جسکا ترک واجب ہی پس تمام احکام شرعی چار طرح کی ہوئی پہر وہ قسم جو بدن سی متعلق اور اوسکا عمل مین لانا واجب ہی

فيه الفعل التكلم بكلمتي الشهادة واقامة الصلوة وايتاء الزكوة وصوم رمضان وحج

دونو کلمی شہادت کی پڑہنی اور نماز قایم رکہنی اور زکوۃ ادا کرنی اور رمضان کی روزی اور

البيت وجهاد الكفار والامر بالمعروف والنهي عن المنكر وغير ذلك من الفرائض والواجبات

کعبہ کا حج اور کفار پر جہاد اور نیک بات بیان کرنی اور بدی کاسی روکنا اور سوا اسکی اور فرائض اور واجبات

ومن النوع الذي يتعلق بالظاهر ويجب الترك القتل والزنا واللواطة والسرقة وشرب الخمر

اور وہ قسم جو بدن سی متعلق اور اوسکا ترک واجب ہی خون ریزی اور بدکاری اور اغلام اور چوری اور شراب خواری

والغيبة والنميمة والكذب والنظر الى ما حرم نظره واستماع ما حرم استماعه وغير ذلك من

اور غیبت اور سخن چینی اور جہوٹہ بولنا اور دیکہنا ایسی چیز کا جسکا دیکہنا حرام ہی اور ایسی آواز سننی جسکا سننا حرام ہی اور سوا اسکی

المحرمات والمكروهات ومن النوع الذي يتعلق بالباطن ويجب فيه الفعل التوبة والاخلاص

اور محرمات اور مکروہات اور وہ قسم جو دل سی متعلق اور عمل کرنا واجب ہی توبہ اور اخلاص

والتوكل والصبر والشكر والخوف والرجاء وغير ذلك من الاخلاق الحميدة والخصال الجميلة

اور توکل اور صبر اور شکر اور خوف اور امیدواری اور سوا اسکی اور نیک عادتین اور پسندیدہ خصلتین

ومن النوع الذي يتعلق بالباطن ويجب فيه الترك الكبر والعجب والرياء والحسد وغير ذلك

اور وہ قسم جو دل سی متعلق اور ترک واجب ہی تکبر اور خود پسندی اور ریا یعنی دکہلاوا اور حسد اور سوا اسکی

من الاخلاق الذميمة والخصال القبيحة فمن خالف حكما واحدا من هذه الاحكام الاربعة

اور بد خصلتین اور قبیح خصلتین سو جو شخص خلاف کری کسی ایک حکم کا ان چارون حکمون مین سی

عصى الله تعالى واستحق عذابه فلا يكون من اهل الولاية والكرامة وبعض الناس في هذا

وہ خدا کا نافرمان ہی اور اوسکی عذاب کا سزاوار وہ ولی اور کرامت والا کب ہوسکتا ہی اور بعضی لوگ اس

الزمان يدخلون الخلوة ثلثة اياما واكثر ثم يخرجون منها واذا فعلوا ذلك مرة او مرتين

زمانی مین تین دن کا یا زیادہ کا چلہ کہینچ کر پہر فارغ ہوجاتی ہین اور جب ایک یا دو بار چلہ کرچکی

يدعون نيل الاحوال والوصول الى مقامات الرجال مع انهم يرتكبون ما يخالف الشرع الشريف

تو دعوی کرتی کہ ہمکو سب حالات کہل گئی اور عمدہ لوگون کا درجہ پالیا باوجودیکہ شرع شریف کی مخالفت کئی جاتی ہین

واذا انكر عليهم ما ارتكبوه يقولون حرمة ذلك في العلم الظاهر وانا اصحاب العلم الباطن وانه

اور جب اونسی اونکی اعمال کی برائی بیان کرو تو کہتی ہین میان یہہ علم ظاہر مین حرام ہی اور ہم تو باطنی علم والی ہین سو یہہ امر

حلال فيه وان الوصول الى الله تعالى لا يكون الا برفض العلم الظاهر وانكم تاخذون من

اوس علم مین حلال ہی اور قربت الہی بدون چہوڑنی علم ظاہری کی نہین ملتی تم

الكتاب والسنة وانا بالخلوة وهمة الشيخ نصل الى الله تعالى فينكشف لنا العلوم فلا نحتاج

قرآن اور حدیث سی فایدہ لیتی ہو اور ہم چلہ اور پیر کی مدت سی خدا کی درگاہ مین جاتی ہین پہر ہمپر سب علوم کہل جاتی ہین ہمکو

الى مطالعة الكتاب والقراءة على الاستاذ واذا صدر منا مكروه او حرام نهي عنه في المنام

کتابون کی مطالعہ کی اور استاد سی پڑہنی کی کچہہ حاجت نہین ہی اور ہم سی جب کوئی مکروہ یا حرام عمل بن آجاتا ہی تو خواب مین ہمکو ممانعت ہوجاتی ہی

فنون

فنعرف الحلال والحرام وما قلتم انه حرام لم ننه عنه فی المنام فعلمنا انه لیس بحرام
سو ہم حلال اور حرام کو سمجھ لیتی ہین اب جسکو تم حرام بتاتی ہو ہمکو اوس سی خواب مین منع نہین کیا سو ہمنی جان لیا کہ یہہ حرام نہین ہی

ونحو ذلک من الترہات التی کلہا الحاد وضلال اذ فیہ ازدراء للملة الحنیفیة والشریعة
اور اسیطرح کی خرافات باتین جو سراسر الحاد اور گمراہی کی ہین بکتی ہین کیونکہ اسمین ملت حنفی اور شریعت نبوی

النبویة وعدم الاعتماد علی الکتاب والسنة واجماع الامة فالواجب علی کل من سمع
کی حقارت ہی اور بی اعتماد کہ قرآن وحدیث اور اجماع امت کی سو واجب ہی اوسپر جو ایسی باطل گفتگو سنی

امثال تلک الاقاویل الباطلة الانکار علی قائله والجزم ببطلان کلامه بلا شک ولا تردد
کہ بلا شک اور بی تردد اور بغیر توقف قائل کی اس کلام کو بیہودہ واہیات سمجھی

ولا توقف والا فهو یکون من جملتهم ویحکم علیه بالزندقة فانهم لما کانوا فی الاعتقاد
اور نہین تو وہ بہی اوسی گروہ مین داخل ہی اور اوسپر حکم کفر کا ہوگا کیونکہ ان لوگونکا اعتقاد جب

بهذه المرتبة کان بینهم وبین الشیطان مناسبة فیریهم فی بعض الازمان اشیاء
اس نوبت کو پہنچا تو انمین اور شیطان مین ایک رابطہ پیدا ہوگیا پہر وہ شیطان اونکو بعضی دفعہ کچہہ تجلی وغیرہ دکہاتا ہی

من الانوار وغیرها فیغترون بها ویظنون انهم محسنون وعند الله مکرمون ولا یعلمون
پس یہہ قوم دہوکہا کہا کر یہہ خیال کرتی ہین کہ ہم کیا خوب عمل کرتی ہین اور خدا کی نزدیک ہم عزت والی ہین اور یہ خبر ہی

ان الشیطان لا یزال یحسن لاهل الخلوة وارباب الریاضة ان یعملوا بحواجسهم ورؤیاهم
کہ شیطان ہمیشہ اہل خلوت اور ریاضت کی نظر مین یون بگاڑ دیتا ہی کہ اپنی توہمات اور خوابون کی موافق

من غیر تحکیم الشرع فیها فیقولون القلب اذا کان محفوظا مع الله تعالی یکون خواطره
بدون موافقت شرع کی عمل کیا کرین پہر یہہ کہتی ہین کہ دل جب اللہ کی طرف سی محفوظ ہوتا ہی تو اوسکی سب خطرات خطا سی

معصومة عن الخطاء وهذا من اعظم کید العدو فیهم لان الخواطر ثلثة انواع رحمانیة
بچی ہوئی ہوتی ہین اور یہہ اونکی حق مین دشمن کا بڑا ہی دہوکہا ہی کیونکہ خطرات تین طرح کی ہوتی ہین رحمانی

وشیطانیة ونفسانیة فلو بلغ الانسان ما بلغ من الریاضة والمجاهدة فمعه شیطانه
اور شیطانی اور نفسانی پہر انسان کیسی ہی ریاضت اور مجاہدہ کیا کری پر شیطان

ونفسه لا یفارقانه الی الموت والشیطان یجری منه مجری الدم والعصمة لیست
اور نفس اوسکی ساتہہ ہی رہتی ہین مرتی دم تک جدا نہین ہوتی اور شیطان اوسمین ایسی بہرتا ہی جیسی بدن مین خون اور عصمت صرف

الا للرسل الذین هم وسائط بین الله تعالی وبین خلقه فی تبلیغ امره ونهیه ووعده
انبیا صلوات اللہ علیہم کا خاصہ ہی جو کہ درمیان پاک پروردگار اور اوسکی خلقت کی واسطہ ہین واسطی پہنچا دینی امر اور نہی اور جزا

ووعیده ومن عداهم لیس بمعصوم ومن ظن انه یستغنی عما جاء به الرسول بما یلقی
اور سزا اور سوا انبیاء کی کوئی معصوم نہین ہی اب جو شخص یہہ خیال کری کہ مجکو احکام نبوی کی کچہہ حاجت نہین مجکو وہ ہی کافی ہی

فی قلبه من الخواطر فهو من اعظم الناس کفرا لان ما یلقی فی القلب یحتمل ان یکون من
جو دل مین خطرات آتی ہین سو وہ بڑا ہی کافر ہی اسلئی کہ دل مین جو خطرہ آتا ہی تو شاید کہ

القاء النفس او الشیطان فلا عبرة به ولا التفات الیه حتی یعرض علی ما جاء به الرسول
وہ نفس یا شیطان کی طرف سی آیا ہو پہر اوسکا کیا اعتبار ہی اور نہ اودہر توجہ کرا احکام نبوی کی مقابل ہو سکی

ویشهد له بالموافقة اذ لیس کل ما یراه الانسان فی النوم والیقظة صحیحا بل قد تکون بعضه

اور اوسکی بہی موافقت کا شاہد چاہیی کیونکہ آدمی جو جو خواب یا بیداری میں معلوم کرتا ہی وہ سب درست نہیں ہوا کرتا بلکہ بعضی

من الخواطر النفسانية وبعضه من الوساوس الشيطانية وبعضه من الله تعالى بالهام

خطرات نفسانی وبعضی وسوسہ شیطانی ہوتی ہیں اور بعضی اللہ کی طرف سی بواسطہ

ملك الرؤیا فلا بد من التمیز بین هذه الثلثة لیعلم ان ما یراه من ای نوع هو فاذا تعین

فرشتہ خواب کی بہی ہوتی ہیں پہر ان تینوں میں تمیز کرنی ضرور چاہیی جس سی معلوم ہو کہ یہہ خطرہ کس قسم کا ہی جب یہہ ثابت ہو جاوی

انه من الله تعالى فلا بد من عالم یعلم المراد منه فان المراد منه ان کان ظاهرا لا یحتاج

کہ اللہ کی طرف سی ہی تب ایسا عالم چاہیی کہ اوسکی مراد کو سمجہی کیونکہ اوسکی مراد اگر ظاہر ہی تو

الى التاویل بل انما یحتاج الى التنبیه وان کان غیر ظاهر یحتاج الى التاویل فیاول بتاویل

تاویل کی کچہہ حاجت نہیں بلکہ صرف تنبیہ کی حاجت ہی اور اگر مراد ظاہر نہیں ہی تو تاویل کی حاجت ہی پہر صحیح تاویل کرنی چاہیی

صحیح کما ان الکتاب والسنة لا شبهة فی کونهما من الله تعالى ورسوله لکن المراد منهما

چنانچہ قرآن اور حدیث بلاشبہہ اللہ اور رسول کی کلام ہیں پر اونکی مراد

قد یکون ظاهرا فلا یحتاج الى التاویل وقد یکون غیر ظاهر فیحتاج الى التاویل وقد صرح

بعضی جگہہ ایسی ظاہر ہوتی ہی کہ تاویل کی کچہہ حاجت نہیں ہوتی اور بعضی جگہہ مراد ظاہر نہیں ہوتی تو وہان تاویل کی حاجت پڑتی ہی اور

العلماء بان الهام وکذلك الرؤیا فی المنام لیس شیء منهما من اسباب المعرفة بالاحکام

علماء صاف کہہ چکی ہیں کہ الہام اور ایسی ہی نیند کی خواب ان دونوں سی معرفت احکام کی حاصل نہیں ہوتی

خصوصا اذا خالف کل منهما کتاب الله وسنة رسوله علیه الصلوة والسلام فان عمر

علی الخصوص جبکہ یہہ دونو کتاب اللہ اور سنت رسول سی برخلاف ہوں حضرت عمر

بن الخطاب رضی الله عنه مع کونه سید الملهمین والمحدثین کان اذا وقع فی قلبه الخواطر لا یلتفت

بن الخطاب رضی اللہ عنہ باوجودیکہ اہل الہام اور محدثین کی پیشوا تہی تو بہی جب اونکی دل پر کوئی خطرہ آتا تو اوسپر توجہ

الیها ولا یحکم بها ولا یعمل بها حتی یعرضها على الکتاب والسنة فهؤلاء الجهلة قد یری

نکرتی اور نہ اوسپر یقین کرتی اور نہ اوسکی موافق عمل کرتی جب تک اوسکو کتاب اور سنت کی مطابق نکر لیتی اور یہہ جاہل جب

احدهما ادنی شیء فیحکم فیه خواطره على الکتاب والسنة ولا یلتفت الیهما والمحققون من

کوئی ادنی بات معلوم کرتی ہیں تو اوسمیں یہہ اپنی خطرات کو پکا لیتی ہیں اور کتاب اور سنت کیطرف کچہہ توجہ نہیں کرتی اور طریقت کی محقق

علماء الطریقة قد تمسکوا بالکتاب والسنة ووزنوا بهما افعالهم ومجاهداتهم ومکاشفاتهم

علماء کتاب اور سنت ہی سی سند لیتی تہی اور اپنی افعال اور مجاہدہ اور مکاشفات کو انسی تول کر پورا کرتی تہی

فما وجدوه غیر موزون بهذین المیزانین وغیر ثابت بهذین الشاهدین لم یعتبروه ولم یلتفتوا

پہر جس عمل کو ان دونو ترازو یعنی کتاب وسنت میں کم وزن پایا اور ان دونو شاہد عدل کی گواہی سی ثابت نہوا تو اوسکا اعتبار نہیں

الیه قال ابو سلیمان الدارانی ربما یقع فی قلبی نکتة من نکة القوم فلا اقبلها الا بشاهدین عدلین

ابو سلیمان دارانی فرماتی ہیں ایک نکتہ اس قوم کی نکات میں سی اکثر میری دل میں آتا ہی سو میں اوسکو بدون گواہی دو شاہد عدل

من الکتاب والسنة وقال ابو سعید الخراز کل باطن یخالفه الظاهر فهو باطل وقال ابو حفص

کتاب اور سنت کی نہیں مانتا اور ابو سعید خراز کہتی ہیں جو الہام ظاہر شرع کی برخلاف ہو سو وہ باطل ہی اور ابو حفص کبیر فرماتی ہیں

الكبير من لم يزن افعاله واقواله واحواله بميزان الكتاب والسنة ولم يتهم خواطره فلا تعدوه
جو شخص اپنی افعال اور اقوال اور احوال کو کتاب اور سنت کی ترازو میں نہ تولی اور اپنی دلکی خطروں کو برا نہ جانی تو اوسکو

في ديوان الرجال وقال ابو يزيد البسطامي لو نظرتم الى رجل اعطي انواعا من الكرامات حتى تربع
مردوں میں شمار مت کرو اور ابو یزید بسطامی فرماتی ہیں اگر تم ایک شخص کی طرح طرح کی کرامتیں دیکھو اتنا کہ وہ ادہر میں

في الهواء او مشى على الماء فلا تغتروا به حتى تنظروا كيف تجدونه عند الامر والنهي وحفظ
پالتھی مارے بیٹھا ہو یا پانی پر پھرتا ہو تو بھی اوسکی فریب میں نہ آؤ جبتک یہہ نہ جانچ لو کہ امر اور نہی اور حفظ

الحدود واداء احكام الشريعة وقال الجنيد البغدادي الطرق الى الله تعالى بعدد انفاس
حدود اور احکام شرعی میں کیسا ہی اور جنید بغدادی فرماتی ہیں اللہ کی ان کی رستی اتنی ہیں جتنی نفوس

الخلائق وكلها مسدودة على الخلق الا على من اقتفى اثر الرسول وحكي انه افتى بقتل الحلاج
خلقت کی اور وہ سب خلقت پر بند ہیں بجز اوسکی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کری اور کہتی ہیں کہ جنید نی حلاج کی قتل

لاجل ما صدر عنه من قوله انا الحق فانظر ايها العاقل الطالب للحق ان هؤلاء الكرام مع
فتوی انا الحق کی کہنی پر دیا تہا اب ای ہوشیار حق کی طالب دیکھہ تو کہ ان تمام بزرگوں نی با

كونهم عظماء مشائخ الطريقة وكبراء ارباب الحقيقة قد تمسكوا بالشريعة ولم يخالفوها
وجودیکہ طریقت کی بڑی بڑی مشایخ اور حقیقت کی بڑی بڑی بزرگ لوگ ہیں کیسا شریعت سی تمسک کیا اور کسی بات میں

في شيء اصلا فعلى هذا يجب على العبد المشتغل بالذكر ان يتمسك بالشريعة في جميع اقواله
اصلا مخالفت نہیں کی بایں لحاظ شخص ذاکر مشاغل پر واجب ہی کہ اپنی تمام اقوال اور افعال اور احوال میں شریعت سی تمسک

وافعاله واحواله ولا يخالفها في شيء اصلا لكن ينبغي ان يعلم ان المؤثر النافع من الذكر هو الذكر
کیا کریں اور شریعت کی اصلا مخالفت نکیا کریں لیکن یہہ بہی سمجھہ لینا چاہی کہ ذکر موثر اور مفید وہ ہی جو

على الدوام مع حضور القلب فاما الذكر مع ذهول القلب فهو قليل الجدوى لان الذكر
ہمیشہ اور دائمی دلکی توجہ سی ہو اور جو ذکر دلکی غفلت کی ساتہہ ہوتا ہی وہ فائدہ خوب نہیں دیتا کیونکہ ذکر کا

اولا واخرا اوله يوجب الانس والحب واخره يوجبه الانس والحب والمطلوب ذلك الانس
ایک ابتدا ہی اور ایک انتہا ابتدا میں ذکر سی محبت اور انس ہوتا ہی اور انتہا میں ذکر کو انس اور محبت پیدا ہوجاتی ہی اور مقصود یہی انس

والحب لان الذاكر في ابتداء امره يكون متكلفا في صرف قلبه عن الوساوس الى ذكر الله تعالى
اور محبت ہوتی ہی کیونکہ ذاکر اول حال میں تو اپنی دل کو بزور و تکلف وسوسوں سی ہٹاکر ذکر کی طرف لگاتا ہی

فان وفق للمداومة انس به وانغرس في قلبه حب المذكور وصار مضطرا الى كثرة ذكره
پہر اگر اوسکو مداومت کی توفیق ہوئی تو اوسی مانوس ہوجاتا ہی اور اوسکی دلمیں وہ محبت جڑ پکڑ لیتی ہی اور کثرت ذکر کی طرف بیقرار ہوجاتا ہی

بحيث لا يصبر عنه لان من احب شيئا اكثر ذكره ومن اكثر ذكر شيء ولو تكلفا يقع في
ایسا کہ ذرہ صبر نہیں آتا کیونکہ جو شخص کسی شی کو محبوب رکہتا ہی تو اوسکا ذکر بہت کیا کرتا ہی اور جو شخص کسی شی کا ذکر بہت کرتا ہی اگرچہ تکلف سی ہو

قلبه حبه والحاصل ان اول الذكر يكون بالتكلف الى ان يثمر الانس بالمذكور والحب له ثم
اوسکی دلمیں محبوب ہوجاتی ہی حاصل یہہ ہی کہ ابتدا میں ذکر تکلیف سی ہوتا ہی آخر کو ایسا مانوس اور محبوب ہوجاتا ہی کہ

يمتنع الصبر عنه فيصير الموجب موجبا والثمر مثمرا ثم اذا حصل للذاكر الانس بذكر الله تعالى
اوس سی صبر دشوار ہوجاتا ہی پہر تو بالعکس یعنی عاشق معشوق ہوجاتا ہی اور طالب مطلوب پہر جب ذاکر کو یاد الہی سی محبت ہوجاتی ہی

ینقطع عن غیر اللہ ویجد کمال فائدته بعد الموت لانه یفارق ماسوی اللہ تعالی عند الموت
تو غیر اللہ سے الگ ہو جاتا ہے اور اوسکا کامل فائدہ موت کی بعد حاصل ہوتا ہے کیونکہ مرتی دم تمام ماسوی اللہ سے الگ ہو جاتا ہے

ولا یبقی معه فی القبر اهل ولا مال وانما یبقی معه فیه ذکر اللہ تعالی فان کان قد انس به
اور اوسکی ساتھ گور میں نہ اہل ہوتا ہے اور نہ مال وہاں صرف وہ ذکر ہی باقی رہ جاتا ہے سو اگر یہہ ذاکر اوسکی مانوس تہا

یتمتع به ویتلذذ بانقطاع العوائق الصارفة عنه لان ضرورات الحاجات کانت تصده
تو فائدہ دیکہیگا اور مزہ پاویگا کہ وہ تعلقات جو ذکر اللہ سے باز رکہتی تہی جاتی رہی کیونکہ ضروری کار بار بیشک ذکر اللہ سے باز رکہتی تہی

عن ذکر اللہ تعالی ولا یبقی بعد الموت عائق فکانه خلی بینه وبین محبوبه وتخلص من
اور موت کی بعد کوئی روکنی والا باقی نہیں رہتا اب گویا کہ اوسکو محبوب کی ساتھ خلوت ملی اور ایسی

السجن الذی کان فیه ممنوعا عما به انسه وبهذا الانس یتلذذ العبد بعد الموت الی ان
قید سے چہوٹ گیا جسمیں اپنی محبوب سے روکا جاتا تہا اور اس انس سے موت کی بعد آدمی مزا وٹہا کر آخر

ینزل فی جوار اللہ تعالی ویترقی من الذکر الی اللقاء اذ لا مقصود له بقوله لا اله الا اللہ
جوار الہی میں جا پہنچتا ہے اور ذکر سے مرتبہ بڑہ کر نوبت دیدار کی پہنچاتی ہے کیونکہ غرض تو اوسکو لا الہ الا اللہ کی ذکر سے

سوی اللہ تعالی اذ کل مقصود معبود وکل معبود اله وبالملازمة علی ذکر لا اله الا اللہ
سوائی اللہ تعالی کی اور کچہ نہیں ہے کیونکہ جو مقصود ہوتا ہے وہ معبود ہے اور جو معبود ہے وہ الہ ہے اور لا الہ الا اللہ کی دائمی ذکر سے

ینتفی جمیع المعبودات الباطلة ولذلك فضل علی سائر الاذکار وذکر المطلق فی بعض
تمام باطل معبود جاتی رہتی ہیں اسی واسطی اس ذکر کو تمام اذکار پر فضیلت ہے اور بعضی روایت میں مطلق ذکر مذکور ہے

المواضع وفی بعضها مقید بالصدق والاخلاص کما روی عن زید بن ارقم انه علیه الصلوة و
اور بعضی روایت میں صدق اور اخلاص کی قید ہے چنانچہ زید بن ارقم روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ و

السلام قال من قال لا اله الا اللہ مخلصا دخل الجنة ومعنی الاخلاص مساعدة الحال
سلم نے فرمایا جسنی لا الہ الا اللہ اخلاص سے کہا وہ بہشت میں داخل ہوا اور اخلاص کی معنی مطابق ہونا حال کا

للمقال فمن قال لا اله الا اللہ بلسانه ولم یساعد حاله لمقاله لا یکون فیه شئ من
قول سے پہر جسنی لا الہ الا اللہ زبان سے تو کہا اور اسکا حال مطابق قول کی نہوا تو اوسمیں ذرہ بہی

الاخلاص فیکون امره فی مشیة اللہ تعالی ولا یؤمن فی حقه الخطر المجلس الثانی
اخلاص نہیں ہے اوسکا معاملہ مشیت الہی میں ہے اندیشہ سے صاف نہیں ہے دوسری مجلس

فی بیان فضیلة الذکر من کل اعمال البر وبیان اقسامه قال رسول
ذکر کی فضیلت میں تمام نیک اعمال سے اور اقسام کی بیان میں فرمایا رسول

اللہ صلی اللہ علیه وسلم الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکاها عند ملیککم وارفعها فی درجاتکم
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو تو بتادوں تمکو ایک بڑا نیک عمل اور مالک کی حضور میں بہت پاکیزہ اور تمہاری درجات کا بلند کرنیوالا

وخیر لکم من انفاق الذهب والورق وخیر لکم من ان تلقوا عدوکم تضربوا اعناقهم
اور تمہاری حق میں بہتر سونا چاندی اللہ بانٹنی سے اور تمہاری حق میں بہتر جہاد سے کہ دشمن سے مقابلہ کرکی تم اونکی سر کاٹو

ویضربوا اعناقکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال ذکر اللہ هذا الحدیث من حسان المصابیح
اور وہ تمہاری سر کاٹیں عرض کیا ہاں یا رسول اللہ فرمایا اللہ کا ذکر یہہ حدیث مصابیح کی حسن حدیثوں میں ہے

رواه ابو الدرداء وانما كان ذكر الله تعالى من سائر العبادات ارفع وخيرا من انفاق الذهب
ابو الدرداء کی روایت سے اور ذکر اللہ تمام عبادات سے بہتر اور سونا
والفضة وملاقات العدو والمقاتلة معهم لان سائر العبادات وسيلة الى ذكر الله تعالى
چاندی بانٹنے اور جہاد سے خوشتر اسلئے ہے کہ تمام عبادات ذکر اللہ کا وسیلہ ہیں اور اصل میں
وذكر الله تعالى هو المطلوب الاعلى والمقصود الاقصى الا انه ينقسم الى قسمين احدهما
اعلی مطلوب اور عمدہ مقصود ذکر اللہ ہی ہے لیکن اسکی دو قسم ہیں ایک تو
ذكر باللسان والآخر ذكر بالجنان اما الذكر باللسان فهو ذكر ملفوظ باللسان مسموع بالاذان
ذکر زبان سے اور دوسرا ذکر دل سے پھر زبانی ذکر تو صرف زبانی الفاظ ہوتی ہیں کانوں سے سنی جاتی ہیں
يحصل بالحرف والصوت واما الذكر بالجنان فهو غير ملفوظ باللسان ولا مسموع بالاذان
حروف اور آواز سے مرکب ہوتی ہیں اور دلی ذکر نہ تو زبان پر الفاظ آتی ہیں اور نہ کانوں سے سنا جاتا ہے
بل هو فكر وملاحظة القلب وهو اعلى مراتب الذكر ولا يبعد ان يكون المراد بالذكر ههنا هذا
بلکہ وہ تفکر اور دل کی سوچ ہے اور یہی ذکر اعلی مرتبہ کا ہے اور کیا بعید ہے کہ مراد ذکر سے اس حدیث میں یہی ہے
الذكر القلبي الفكري لانه هو الذي له هذه الفضيلة الزائدة على بذل المال والنفس لما
دل کا ذکر اور فکر ہو کیونکہ جان اور مال دینے پر یہی ذکر فائق ہے اسواسطے
جاء في الخبر تفكر ساعة خير من عبادة سبعين سنة وهو لا يحصل الا بمداومة العبد
کہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک ساعت کا تفکر ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے اور ذکر کا یہ رتبہ جب حاصل ہوتا ہے
على الذكر باللسان مع حضور القلب حتى يتمكن الذكر في قلبه ويستولى عليه بحيث يحتاج
کہ ذاکر لسانی ذکر حضور دل سے بلاناغہ کرتا رہے تاکہ ذکر اوسکے دل میں جگہ پکڑ جاوے اور ایسا اس پر غالب ہو جاوے کہ دلکو ذکر سے اور طرف
في صرفه عنه الى غيره الى تكلف كما كان في ابتدائه يحتاج في قراره فيه الى تكلف لكن حصوله
طرف پھیرنے میں تکلف کرنا پڑے جیسا کہ ابتدا حال میں ذکر کی طرف دل لگانے کیواسطے تکلف کرنا پڑتا تھا لیکن ذکر دل میں
فيه بهذا الوجه موقوف على معرفة الله تعالى لان من لا يعرف الله تعالى كيف يمكن
ایسا قرار پکڑنا معرفت الٰہی پر موقوف ہے کیونکہ جو شخص اللہ ہی کو نہیں پہچانتا تو اوسکا ذکر
ذكره بقلبه ولسانه وطريق معرفة الله تعالى من وجهين احدهما طريق اهل النظر
دل اور زبان سے کب کریگا اور طریق معرفت الٰہی کا دو وجہ پر ہے ایک طریق مناظرہ
والاستدلال وثانيهما طريق اهل الرياضة والمجاهدة فالسالكون طريق اهل النظر و
اور برہان کا اور دوسرا طریق اہل ریاضت اور مجاہدہ کا پھر وہ مناظرہ اور
الاستدلال ان التزموا ملة من ملل الانبياء فهم المتكلمون والا فهم الحكماء المشاؤون
برہان والے اگر کسی دین کی سماوی دینوں میں سے معتقد ہیں تو وہ متکلم کہلاتے ہیں اور نہیں تو حکماء مشائی ہیں
وهم قوم من الفلاسفة اختاروا طريق ارسطو وماله من البحث والبرهان ولم يكونوا
یہ مشائی فلاسفہ میں سے ایک قوم ہے جنہوں نے ارسطو کی وضع پر بحث و برہان اختیار کر رکھی ہے یہ لوگ
من اهل الايمان والسالكون طريق اهل الرياضة والمجاهدة ان وافقوا في رياضتهم
صاحب ایمان نہیں ہیں اور ریاضت اور مجاہدہ والے اگر موافق احکام شریعت کی ریاضت

ويجاهدون بتمام احكام الشريعة فهم الصوفية المتشرعون والا فهم الحكماء الاشراقيون وهم
اور مجاہدہ کرتی ہیں تو وہ صوفی باشرع ہیں نہیں تو حکماء اشراقی ہیں اشراقی ہی
قوم من الفلاسفة اختاروا طريق افلاطون وماله من الكشف والعيان ولم يكونوا من
ایک قوم فلاسفہ کی ہی جنہوں نی طریق افلاطون کشف اور عیان کا اختیار کیا ہی یہہ لوگ بھی
اهل الايمان فعلى هذا يكون لكل طريق طائفتان فيكون المؤمنون العارفون بالله قسمين
صاحب ایمان نہیں ہیں اس بیان کی موافق ہر ایک طریقہ میں دو طرح کی لوگ ہیں سو مؤمن عارف باللہ دو قسم کی ہوئی
احدهما اهل الاستدلال والبرهان وثانيهما اهل المشاهدة والعيان لان عرفانهم به تعالى
ایک استدلال اور برہان والی اور دوسری مشاہدہ اور عیان والی اسلئی کہ معرفت الٰہی
ان كان بالاستدلال بالدلائل العقلية والنقلية فهم من اهل العلم الظاهر والبرهان
اگر دلائل عقلی اور نقلی کی واسطہ سی حاصل کی ہی تو وہ علم ظاہر اور برہان والی ہیں
وان كان عرفانهم به تعالى بالمشاهدة بعين البصيرة فهم من اهل العلم الباطن والعيان
اور اگر معرفت الٰہی چشم بصیرت کی مشاہدہ سی حاصل کی ہی تو وہ علم باطنی اور عیان والی ہیں
وحاصل الطريق الاول الاستكمال بالقوة النظرية والترقي في مراتبها ومحصول الطريق الثاني الاستكمال بالقوة
اور طریق اول کا فائدہ تو قوت نظری کی ... کمال حاصل کرنا اور اوسکی درجات میں ترقی کرنی اور حاصل دوسری طریق کا قوت عملی کی رو سی کامل ہونا
العملية والترقي في درجاتها فهذه هي الكرامة الحقيقية التي تظهر من اولياء الله تعالى اذ غاية الكرامة
اور اوسکی درجات میں ترقی کرنی اور کرامت حقیقی یہہ ہی ہوتی ہی جو اولیاء اللہ سی ظاہر ہوا کرتی ہی کیونکہ انجام کرامت کا تو
حصول الاستقامة والوصول الى كمالها والله تعالى لو يعط العبد من الكرامة مثل ان يعينه
یہہ ہی راستی کا حاصل ہونا اور کمال پورا کرنا ہی اور اللہ تعالیٰ نی کسی بندہ کو اس سی بہتر کرامت نہیں دی کہ تقوی
على ما يحبه ويرضاه من التقوى والاستقامة واما الكرامة بمعنى ظهور امر خارق للعادة فلا عبرة
اور استقامت پر اپنی مرضی اور خواہش کی موافق اعانت فرمادی اور رہی وہ کرامت کہ امور خلاف عادت ظاہر ہوجایا کریں سو
به عند المحققين من اولياء الله تعالى لظهوره من الكفرة المرتاضين وغيرهم من اهل الرياضة
محقق اولیاء اللہ کی نزدیک اسکا کچھہ اعتبار نہیں ہی کیونکہ ایسی امور تو کفار ریاضت کیش وغیرہ سی جو ریاضت کیا کرتی ہیں ہوجاتی ہیں جنکی عمل ...
مع فساد العمل والاعتقاد وسبب ذلك على ما ذكره بعض المدققين انه تعالى قد وضع اسبابا واناط بها
نہ اعتقاد درست ہوتا ہی اور اسکا سبب موافق بیان بعضی مدققین کی یہہ ہی کہ اللہ تعالیٰ اسباب پیدا کرکی اونکی ساتھہ
مسبباتها واجرى عادته ان لا يتخلف مسبب عن سببه كالاحتراق عند النار ومن جملة
ان متعلق کردیتی ہیں اور عادت یوں جاری رکھی ہی کہ کوئی مسبب اپنی سبب سی جدا نہووی ساتھہ ہی رہی جیسی جلانا آگ کی ساتھہ ہی
...ـك الرياضة فانه تعالى جعلها سببا لتصفية القلوب واناطها بحيث يوصل بها الى
... ریاضت ایک سبب ہی کہ اوسکو اللہ تعالیٰ نی صفاء قلب کا سبب بنایا ہی اور اسکی یہہ متعلق کردیا ہی
...ـف ونحوه من الخوارق ولا يدل ذلك على رضائه تعالى بذلك السبب الذي هو الرياضة
وغیرہ خوارق پیدا ہوجایا کریں پر اس کشف وغیرہ سی رضامندی اللہ تعالیٰ کی اس ریاضت پر ثابت نہیں ہوتی
معلوم قطعا ان الخوارق ليست مقتصرة على المعجزة والكرامة بل قد تكون استدراجا
معلوم ہی کہ خوارق کو معجزہ اور کرامت سی کچھہ خصوصیت نہیں ہی بلکہ بعضی اوقات استدراج بھی ہوتا ہی

ايضا فمتى صدرت ممن ادخل فى عمله واعتقاده يحكم بكونه استدراجا لان الكرامة ظهور امر خارق
پھر اگر ایسی شخص سی پیدا ہووی کہ جسکی عمل اور اعتقاد مین خلل ہی تو استدراج ہی کہیں وینگا کیونکہ کرامت تو ایسی مرد صالح کی ہاتھ پر

للعادة على يد عبد صالح ظاهر صلاحه وبهذا القيد الاخير يخرج الاستدراج لانه ظهور امر خارق
پیدا ہوتی ہی جسکا تقوی ظاہر ہوگا اور اس پچھلی قید سی استدراج الگ ہوگیا کیونکہ استدراج وہ خارق

للعادة على يد الاشقياء كالدجال وفرعون والجهلة الضالين المضلين فان الخوارق كما تقع من الاتقياء
عادت ہوتا ہی جو اشقیا کی ہاتھ پر ہووے جیسی دجال اور فرعون اور گمراہ جہال اور گمراہ کرنیوالی بیشک خوارق جیسی اتقیا سی ہوتی ہین

تقع من الاشقياء فما يظهر من ذلك على يد من كان تحت سياسة الشرع يعتبر سببا لمزيد مجاهدته وعبادته
اشقیا سی بھی ہوتی ہین پھر جو خوارق ایسی شخص سی ہون جو شرع کا مطیع ہی تو باعث زیادت عبادت اور مجاہدہ کا ہوگا

وما يظهر من ذلك على يد من لم يكن تحت سياسة الشرع يصير سببا لمزيد بعده
اور جو خوارق ایسی شخص سی ہون جو شرع کا مطیع نہین ہی تو شرع سی اور دور ہوتا جاویگا

ولا يزال الشيطان يقويه حتى يخلع ربقة الاسلام من عنقه بانكار الحدود والاحكام
اور شیطان اوسکو بہکاتا رہیگا آخر اسلام کی رسی اوسکی گردن مین سی نکال کر حدود اور احکام

والحلال والحرام ولهذا قال ابو يزيد البسطامى لو ان رجلا مشى على الماء او يتربع فى الهواء فلا
اور حلال اور حرام کا منکر جبتیگا اور اسیلیئے ابو یزید بسطامی فرماتی ہین اگر کوئی شخص پانی پر رستہ چلی یا اوپر مین چارزانو بیٹھی تو

تغتروا به حتى تنظروا كيف تجدونه فى الامر والنهى ومراعات الشريعة وقيل له فلان
بھی اوسکی فریب مین نہ آؤ جبتک نہ دیکھو اوسکو امر و نہی اور رعایت شرعی مین تو جانچ لو کسیی اونسی عرض کیا فلانا

يمر فى ليلة الى مكة فقال الشيطان يمر فى لحظة من المشرق الى المغرب وهو فى لعنة الله تعالى
ایک رات مین مکہ چلا جاتا ہی آپ نی فرمایا شیطان لحظہ بہر مین مشرق سی مغرب تک چلا جاتا ہی پہر بہی وہ ملعون ہی

فعلى هذا كل من يظهر فيه شئ من الخوارق لا يجوز ان يظن انه من اولياء الله تعالى لانه
اس بیان کی موافق جس شخص سی کچھہ خوارق ظاہر ہوا کرین تو اوسکو اولیاء اللہ مین سی تصور کرلینا نہین چاہیی کیونکہ

لما يجوز ان يكون من اولياء الله تعالى يجوز ان يكون من اعداء الله تعالى لاحتمال كون ظهورها
خوارق تو جیسی اولیا سی ہوتی ہین ویسی ہی کفار دشمنان خدا سی بھی ہوتی ہین شاید کہ یہ

فيه بمقتضى الرياضة او اراءة الشيطان فان الشيطان يخيل للانسان الامور بخلاف ما هي
بباعث ریاضت اور شیطانی دہوکی کی ہوا ہو کیونکہ شیطان امور غیر واقعی انسان کو دکہا دیتا ہی

عليه ويريه الاشياء الباطلة فى صورة الحق فمنهم من يأتيهم بعض الاشخاص فيخاطبهم
اور امر باطل کو حق کی صورت مین بنا دیتا ہی یعنی ایسی شخص ہین کہ اونکی پاس انسان کی صورت بن کر باتین کرتا ہی

ويتمثل لهم ويظنونها ملائكة وهى الجن والشياطين وكان اول من ظهر له من هؤلاء
وہ اوسکو فرشتہ خیال کرتی ہین اور حقیقت مین وہ جن یا شیطان ہوتی ہین پہلی پہل اسلام مین ایسا شخص

فى الاسلام المختار ابن ابى عبد الله الثقفى الذى اخبر به النبى عليه الصلوة والسلام فى الحديث
مختار ابن عبد اللہ ثقفی ہوا ہی جسکی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی صحیح حدیث مین

الصحيح وقال سيكون فى ثقيف كذاب وقيل لابن عمر وابن عباس ان المختار يزعم
ثابت ہوئی ہی آپ نی فرمایا ہی نزدیک ہی کہ ثقیف مین ایک جہوٹا پیدا ہوگا کسی نی ابن عمر اور ابن عباس سی عرض کیا کہ مختار یہہ کہتا ہی

انہ ینزل علیہ فقال لا صدق قال اللہ تعالیٰ ان الشیٰطین لیوحون الیٰ اولیٰئہم لیجادلوکم
کہ مجھ پر وحی آتی ہی جواب دیا جھوٹا ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اور شیطان دلین ڈالتی ہین اپنی دوستون کی کہ تمسی جھگڑا کرین

وقال اللہ تعالیٰ ہل انبئکم علیٰ من تنزل الشیٰطین تنزل علیٰ کل افاک اثیم وکثیر ممن ینتسب
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نی مین بتاؤن تمکو کسپر اوترتی ہین شیاطین اوترتی ہین ہر جھوٹی گنہگار پر اور بہت لوگ

الی الاسلام فی الظاہر وہو بریٔ منہ فی الباطن یکون لہ نصیب من ہذہ الاحوال الشیطانیۃ
ظاہر کی مسلمان اور باطن مین اسلام سی بی بہرہ ہین کہ اونکو ایسی ایسی شیطانی حالات مین سی

بحسب موالاتہ للشیطان ومعاداتہ للرحمٰن ویصیر فتنۃ بین الانام وبعضہم وان کانوا
موافق اختلاط شیطانی اور عداوت رحمانی کی حصہ ملا ہی اور خلقت کو فتنہ مین مبتلا کرتی ہین اور بعضی شخص اگرچہ

صٰدقین فی معاملتہم وکان لہم عبادۃ واجتہاد فی العمل لکنہم لقلۃ علمہم بحقائق الایمان
اپنی معاملہ مین سچی ہین اور عبادت اور مجاہدہ عمل ہی کرتی ہین لیکن چونکہ حقائق ایمانی سی کم واقف ہین

وعدم تمییزہم ما ہو من احوال الشیطان وامور الرحمٰن یلتبس علیہم الامر ویقعون فی شبہۃ
اور حالات شیطانی اور امور رحمانی مین فرق نہین کرسکتی لاچار اونپر وہ لطیفہ پوشیدہ رہ جاتا ہی اور شیطان کی جال مین پہنسکر

الشیطان ویدعون کشفا یناقض العقل والشرع ویقولون قد ثبت عندنا فی الکشف
ایسی کشف کا دعویٰ کرنی لگتی ہین جو نہ عقل مین آوی اور شرع کی برخلاف ہو اور کہتی ہین کہ ہمکو کشف مین وہ امر ثابت ہوا ہی

ما یناقض صریح العقل والشرع وہم قوم لا یتعمدون الکذب لکن یخیل الیہم اشیاء یتفق
جو عقل اور شرع سی صاف مخالف ہی یہہ وہ لوگ ہین جو عمداً جھوٹ نہین بولتی پر اونکی خیالات مین وہ چیزین آتی ہین

وجودہا فی الخارج ویظنونہا من کرامات الصالحین ولا یعرفون انہا من تلبیسات الشیاطین
جو خارج مین نادر الوجود ہین گاہی گاہی ہوتی ہین اونکو صلحا کی کرامات سمجھ لیتی ہین اور یہہ نہین سمجھتی کہ یہہ شیطانون کی دغابازیان ہین

فان کثیرا من الناس یظنون انہم من اولیاء اللہ تعالیٰ وہم لیسوا من اولیاء اللہ تعالیٰ بل ہم
بیشک اکثر لوگ یون گمان کرلیتی ہین کہ وہ اولیاء اللہ ہین اور وہ اولیاء اللہ نہین ہوتی بلکہ

من اولیاء الشیطان فان اولیاء اللہ تعالیٰ ہم الذین وصفہم اللہ تعالیٰ فی کتابہ وقال الا ان
شیطان کی دوست ہوتی کیونکہ اولیاء اللہ تو وہ لوگ ہوتی ہین جنکی اللہ تعالیٰ نی اپنی کتاب مین یہہ تعریف کی ہی فرمایا ہی جو لوگ

اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین اٰمنوا وکانوا یتقون وقال فی اٰیۃ اخریٰ ان
اللہ کی دوست ہوتی ہین نہ ڈر ہی اونپر نہ وہ غم کہاوین جو لوگ ایمان لائی اور پرہیزگاری کرتی رہی اور ایک اور آیت مین فرمایا نہین ہین

اولیاءہ الا المتقون فبین سبحانہ وتعالیٰ فی ہاتین الاٰیتین ان اولیاءہ ہم المتقون ولیس
دوست اوسکی سوای پرہیزگارون کی سو اللہ سبحانہ تعالیٰ نی ان دونو آیتون مین بیان فرمادیا کہ اوسکی اولیاء پرہیزگار ہوتی ہین اور

لہم فی الظاہر من الامور المباحۃ شیٔ یتمیزون بہ عن الناس فلا یتمیزون بلباس دون لباس
ظاہر مین مباح چیزون مین سی کوئی ایسا نشان نہین ہی جس سی فرق کرکر اور لوگون سی الگ پہچان ہین نہ کوئی ایسا خاص لباس ہی جب سب لباس

اذا کان کل منہما مباحا بل یوجدون فی جمیع اصناف امۃ محمد اذا لم یکونوا من اہل البدعۃ
مباح ہووین بلکہ وہ لوگ یعنی اولیاء امت محمدی کی تمام اقسام مین ہوتی ہین اگر بدعتی

واہل الفجور ولیس من شرط الولی ان یکون معصوما بحیث لا یغلط ولا یخطأ وہذا لا یجوز
اور بدکار نہون اور ولی کی شرط کچھ معصومیت نہین ہی کہ اوسی کہین نہ غلطی ہو نہ خطا • اور اسیلیی اوسکو یہ جائز نہین